Quarterly Research Journal of Arabic
ALOROOBA
ISSN (Print): 2710-5172
ISSN (Online): 2710-5180

*Volume*: 3 *Issue*: 4 (Oct – Dec 2022)
**Alorooba Research Journal**
**ISSN (Print):** 2710-5172 **ISSN (Online):** 2710-5180
**HJRS**: https://hjrs.hec.gov.pk/index.php?r=site%2Fresult&id=1021427#journal_result
**Issue URL**: https://www.alorooba.org/ojs/index.php/journal/issue/view/9
**Article URL**: https://www.alorooba.org/ojs/index.php/journal/article/view/32

**Title:**

# انیس منصور: ادبی، علمی وفکری کاوشیں

*Anees Mansoor's Academic and Literary Efforts*

**Authors:**

**Dr. Amin Ali** (PhD Arabic, NUML – Islamabad)
E-mail: alimudassir1984@gmail.com
ORCID: https://orcid.org/0000-0001-7543-9489

**Nazia Gohar** (Research Associate, Arabic Department – AIOU)
E-mail: nazia.gohar@aiou.edu.pk
ORCID: https://orcid.org/0000-0002-6645-1109

**Indexation:** ISSN, DRJI, Euro Pub, Academia, Google Scholar, Asian Research Index, Index Copernicus International, index of urdu journals.

**Citation:** Dr. Amin Ali, & Nazia Gohar. (2022). Anees Mansoor's Academic and Literary Efforts: انیس منصور: ادبی، علمی وفکری کاوشیں. Alorooba Research Journal, 3(4), 1–13. Retrieved from https://www.alorooba.org/ojs/index.php/journal/article/view/32

**Published:** 2022-12-25
**Publisher:** Alorooba Academic Services SMC-Private Limited Islamabad-Pakistan

# انیس منصور: ادبی، علمی وفکری کاوشیں

## *Anees Mansoor's Academic and Literary Efforts*

**Dr. Amin Ali**
*PhD Arabic, NUML*
*E-mail: alimudassir1984@gmail.com ORCID: https://orcid.org/0000-0001-7543-9489*

**Nazia Gohar**
*Research Associate*
*Arabic Department - AIOU*
*E-mail: nazia.gohar@aiou.edu.pk ORCID: https://orcid.org/0000-0002-6645-1109*

**Abstract**

*Anees Mansoor is the name of a multifaceted personality who, instead of a single dimension and genre, not only brightened the different dimensions of Arabic literature with his brilliance and light, but also made Arabic literature comparable to Western literature. Since his childhood, he was so fond of books and studies that at the age of ten or twelve, he studied the novels of Leo Talsai and Dostoyevsky. Anees Mansoor has tested the genre. We can basically divide them into Literary & Academic and intellectual parts. Anees Mansoor earned a good name in various genres of literature by writing columns, biographies, plays, stories, and travelogues. His scholarly and intellectual services include philosophical, critical, political, and scientific and research books. The number of your writings and compilations is more than 191. Anees Mansoor is not only a travel writer, playwright, translator, columnist, fiction writer, but the name of an academic and literary figure, but he is an encyclopedia which is Contains dimensional information in each and every way.*

**Keywords**: *Anees Mansoor, Arabic Literature, Egyptian Literature.*

دریائے نیل کی زرخیز زمین نے بڑے بڑے نامور سپوتوں کو جنم دیا جنہوں نے نہ صرف عرب دنیا بلکہ پوری دنیا میں عربی زبان وادب کے ہر ہر میدان میں اپنا لوہا منوایا، عربی ادب میں مصری ادباء کی خدمات اور کاوشوں سے کسی صورت انکار ممکن نہیں، انھیں یکتائے روز ہستیوں میں سے ایک چمکتا ہوا نام انیس منصور کی بھی ہے۔

انیس منصور ایک ایسی ہمہ جہت شخصیت کا نام ہے جس نے کسی ایک جہت اور صنف کے بجائے اپنی تابش اور روشنی سے عربی ادب کی مختلف جہتوں کو نہ صرف جِلا بخشی بلکہ عربی ادب کو مغربی ادب کے ہم پلا کیا، آپ کی پیدائش منصورہ شہر کے مضافات میں واقع ایک چھوٹے سے گاؤں میں ہوئی۔[1]، بچپن میں ہی قرآن کریم دو سال کی شبانہ روز محنت کے بعد حفظ کر لیا۔[2]، بچپن سے ہی کتب بینی اور مطالعہ کے اس قدر دلدادہ رہے کہ دس بارہ سال کی عمر میں ہی لیو ٹالسائی اور دستیووسکی کے ناولوں سے حظ اٹھا چکے۔[3]، مطالعے کا اس قدر شوق تھا کہ لوگوں سے میل ملاپ اور گھلنا ملنا طبیعت کو نہیں بھاتا تھا بلکہ مطالعہ اور کتب بینی ہی طبیعت کا ایک اہم عنصر بلکہ طبیعت ثانیہ بن گئی۔[4]، عالم اسلام کی مشہور اور قدیم یونیورسٹی (الازہر) سے تعلیمی سلسلے کی تکمیل کے بعد وہیں تدریسی شعبے سے منسلک ہو گئے لیکن تھوڑے ہی

عرصے بعد اس شعبے کو چھوڑ کر تصنیف وتالیف سے منسلک ہو گئے۔(5)، ان کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ: "وہ کھانے پینے اور سونے جاگنے سے زیادہ پڑھتا اور پھر لکھتا ہے، تبھی جب کبھی وہ کچھ بھی بولتا ہے تو اس کی سوچ اس کی زبان کے مقابلے میں تیزی سے رواں دواں ہوتی ہے۔"(6)، انیس منصور کے فنی وادبی کاوشیں دراصل ایک فکری سیاحت کی حامل ہوتی ہیں، وہ خود اپنے بارے میں رقمطراز ہے: "میں مختلف آراء وافکار اور متنوع مذاہبِ فکر کے درمیان منتقل ہونے والا ایک شخص ہوں۔ میں ایک فکری سیاح ہوں، میں ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا ہوں اور غور سے سنتا ہوں، جو بات مجھے بھا جاتی ہے اسے محفوظ کر لیتا ہوں، اور اس چیز کو پھینک دیتا ہوں جو پسند نہیں آتی، آراء وافکار دراصل پستے ہوا کرتے ہیں اس کا مغز مجھے پسند ہے اور جو ناپسند ہے وہ اسکا چھلکا ہے۔"(7)

انیس منصور کو بیک وقت کافی زبانوں پر عبور حاصل تھا انھوں عربی زبان کے بعد سب سے پہلے جرمن زبان میں مہارت حاصل کی پھر یہ سلسلہ چلتا رہا یوں ان کی بولیوں میں اضافہ ہونے کے ساتھ ساتھ انکے مطالعے کی سرحدوں میں اضافہ ہوتا گیا، جرمنی کے بعد فرانسیسی، انگریزی، اطالوی، عبرانی، یونانی زبانوں پر کامل دسترس حاصل کی۔(8)، متعدد زبانوں میں مہارت کو وہ کچھ یوں فخریہ انداز سے بیان کرتا ہے: "اگرچہ میں حقیقی تیراکی نہیں جانتا لیکن میں دور دراز کی مسافتوں اور مشکل ترین اور طویل ترین کتابوں کی گہرائی میں تیراکی اور غوطہ خوری کرتا رہتا ہوں اور ان زبانوں میں مہارت کی وجہ سے مجھے کتابوں کے سمندر میں ڈوبنے کا خوف نہیں رہتا۔"(9)

انیس منصور کی تصنیفات وتالیفات کو کسی ایک صنف کے تحت منحصر کرنا ممکن نہیں، وہ ہمہ جہت وہر جانب میں رونما ہونے والے تغیرات زمانہ پر گہری نگاہ کئے ہوئے ہوتے اور ان کی رائے کسی بھی چیز کے بارے میں حتمی ہوا کرتی، گویا کہ حال اسکے قدموں میں جبکہ مستقبل اس نگاہ میں ہمہ وقت موجود ہوتا، وہ بیتے زمانے اور اسکے واقعات کا پیش آمدہ زمانے کے واقعات سے موازنہ کرتے۔(10)

**اول: ادبی خدمات۔**

ادب کی مختلف اصناف میں انیس منصور نے خوب نام کمایا انہوں نے تصنیف وتالیف اور فنِ ترجمہ نگاری کے ذریعے ان اہم اصناف ادب کو مصری اور عربی ادب سے ہم آہنگ کیا، اگرچہ جناب پروفیسر مامون غریب انکی ادبی کاوشوں کا ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں: اس ہمہ جہت مصنف کے ساتھ میرا یہ سفر پر شوق بھی ہے لیکن کٹھن بھی؛ پر شوق تو اس وجہ سے کہ یہ سفر علم وفن کے ایک ایسے باغ میں ہے جس میں ہر طرح کے پھل اور ہر رنگ کے پھول موجود ہیں؛ جبکہ

کٹھن اس وجہ سے کہ اس میں ایک بڑے مصنف و مؤلف کی ہمہ جہت و متنوع کاوشوں کو ایک ڈوری میں پرونا پڑ رہا ہے اور اس کی ایک منظم تصویر پیش کرنی پڑ رہی ہے جو کہ الفاظ کے بس کی بات نہیں۔[11]

ان کی ادبی خدمات اصنافِ ادب کے اعتبار سے مندرجہ ذیل ذیلی انواع میں منقسم ہیں۔

- **سوانح عمریاں:**

خود نوشت یا سوانح عمری بقول ڈاکٹر ابراہیم یحیی: انسان کی اپنے بارے میں تصویر کشی کی سچی ترین ادبی صورت ہے جو کہ خارجی واقعات کو داخلی احساسات کے ساتھ ہم آہنگ کر کے پیش کرتی ہے۔[12]، انیس منصور عربی ادب کے معروف ادیب عباس محمود عقاد[13] سے بے حد متاثر تھے، ان کی زندگی اور افکار کے بارے میں انہوں نے اپنی کتاب (في صالون العقاد كانت لنا أيام=عقاد کے ساتھ، ہمارے کچھ دن جو گزرے) تحریر کی، نیز اس کے علاوہ اپنے حالات زندگی اور واقعاتِ حیات کو (البقية في حياتي=میری زندگی کا ایک حصہ)[14]، (عاشوا في حياتي=وہ میری زندگی میں رہے) اور اس کے علاوہ (طلع البدر علينا= ہم پر چاند طلوع ہوا)[15] میں ذکر کیا، اسکی دیگر سوانح عمریوں میں (صندوقي الأسود=میرا کالا صندوق)[16] اور (ونحن أولاد الغجر=ہم خانہ بدوشوں کے بچے ہیں)[17] شامل ہیں۔

- **ڈرامے:**

انیس منصور نے متعدد ڈرامے تحریر کیے اور ان میں سے ان کے وہ ڈرامے کافی شہرت کے حامل ہیں جو انہوں نے دیگر زبانوں سے ترجمہ کیے، جن میں سے چند ایک مندرجہ ذیل ہیں۔

انہوں نے فریڈریش ڈیونیمارٹ کے دو ڈرامے ترجمہ کئے جن میں سے ایک (هبط الملاك في بابل= بابل میں فرشتہ اترا)[18]، یہ ڈرامہ معاشرے میں رہتے ہوئے انسان کے داخلی اور خارجی کشمکوں کے بارے میں اس کی سوچ بچار کی ایک ایسی تصویر پیش کرتا ہے جس میں انسان اپنی زندگی سے بر سر پیکار ہو، جبکہ دوسرا ڈرامہ (رومولس العظيم= عظیم رومولس)[19] ہے جو کہ بنیادی پر طنز و مزاح سے بھرپور رومی سلطنت کے ایک بادشاہ کی تصویر پیش کرتا ہے۔ طنز و مزاح سے بھرپور ہونے کے باوجود یہ ڈرامہ معنویت اور حقیقت سے بھرپور ہے، اسی طرح سوئزرلینڈ کے ادیب مارک فیرش کے دو ڈراموں (أمير الأرتضي البور=ویران زمینوں کا حاکم) اور (مشعلو النيران=آگوں کو دھکانے والے) کا ترجمہ کیا، امریکی ادیب ٹینس ویلیمز کے ڈرامے (فوق الكهف= غار پر) کا ترجمہ کیا، اسی طرح فرانسیسی ادیب یوجین

یونسکو کے ڈرامے (تعب كلها حياة =ساری زندگی ایک تھکن ہے)، فرانسیسی ادیب اولموف کے ڈرامے (الباب والشباب =دروازہ اور جوانی)، ہسپانوی ڈرامہ نگار ارابال کے ڈرامے (ملح على جرح =زخم پر نمک) کا عربی زبان میں ترجمہ کیا، نیز اطالوی ادیب البرٹو موراویا[20] جن سے انیس منصور متاثر تھے، ان کو عرب دنیا میں متعارف کروانے کا سہرا بھی انیس منصور کے سر ہے۔[21]

انیس منصور نے خود بھی عربی ڈرامہ نگاری کو جدت سے روشناس کرایا اس سلسلے میں ان کے تحریر کردہ (قریبی زندگیاں)، (جاننے والے بزرگ کے خواب) اور جاسوسی ڈرامہ (کس نے کس کو قتل کیا) زیادہ شہرت کے حامل ہیں۔

- **کہانیاں/ناولٹ:**

انیس منصور کی مختصر کہانیوں اور ناولٹ کے تین مجموعے کافی شہرت کے حامل ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

- هي وغيرها (وہ اور اس کے علاوہ)۔[22]
- بقايا كل شيء (ہر چیز کا باقی ماندہ)۔[23]
- عزيزي فلان (میرا فلاں عزیز)۔[24]

یوں تو انیس منصور کی لکھی گئی کہانیوں کی تعداد ہزاروں سے متجاوز ہے بلکہ فنِ کہانی نگاری میں مصر میں وہ محمد حسنین ہیکل[25] کے بعد ایک ممتاز مقام رکھتے ہیں، اپنی صحافت کے ابتدائی ایام میں وہ کہانیاں لکھ کر دوسرے کسی کے نام سے نشر کرتے تھے، شہرت نہ ہونے کی وجہ سے وہ اپنا نام نہیں لکھتے تھے۔[26]

- **صحافت:**

صحافت کے ساتھ انیس منصور کو دلی لگاؤ تھا، اسی صحافت کے لئے انیس منصور نے یونیورسٹی کے شعبہ تدریس کو خیر آباد کہہ دیا تھا،[27] آپ نے روزنامہ (الأساس =اساس، بنیاد) سے اپنی صحافتی زندگی کی ابتداء کی اس روزنامے میں آپ قسط وار مختصر کہانیاں اور کالمز لکھتے رہے۔ آپ نے (أخبار اليوم =آج کی خبریں) اور (الأهرام =اہرامات) میں بھی قسط وار مختصر کہانیاں تحریر کیں جن کی تعداد پانچ سو سے متجاوز ہے، یہی مختصر کہانیاں بطور صحافی آپ کی شہرت کا سبب بنیں۔[28]

آپ مختلف اخبارات کے سربراہ اور اڈیٹر بھی رہے جن میں (الجیل = نئی نسل) اور (آخر ساعة = آخری پہر) شہرت کے حامل ہیں، نیز آپ نے مصر اسرائیل جنگ (6 اکتوبر 1974) کے بعد (أكتوبر = اکتوبر) نامی اخبار کا سنگ بنیاد رکھا۔ جس کا پہلا شمارہ 31 اکتوبر 1976 کو شائع ہوا۔[29] اسی اخبار سے آپ نے (مواقف = نقطہ نظر)[30] نامی سلسلے کا آغاز کیا جس میں سیاسی اور معاشرتی لحاظ سے اپنے زاویہ نگاہ کے حوالے سے آپ کالم لکھتے رہے اور یہی آپ کی شہرت کی سب سے بڑی وجہ بنی۔

- **سفر نامے:**

سفر وسیلہ ظفر ہوا کرتا ہے انیس منصور نے تقریبا پانچ براعظموں کے سفر کئے جنہیں اس نے سفر نامے کی شکل میں صفحہ قرطاس کی زینت بھی بنایا ہے، انہوں نے عربی سفر نامے کو نئی جہتوں سے روشناس کرایا اور دینی، سیاسی، خیالی، سیاحتی اور تعلیمی سفر نامے تحریر کئے جو اسلوب نگارش، چاشنی، جدت اور زبان وبیان کے مختلف زاویوں کے اعتبار سے اپنا ایک الگ مقام رکھتے ہیں۔ ان کے درج ذیل ہیں۔

**دنیا کے گرد 200 دنوں میں (حول العالم فی ۲۰۰ یوم)[31]:** پانچ براعظموں کے مختلف ممالک اور 228 دنوں پر مشتمل یہ سفر نامہ جدید عربی سفر ناموں میں ایک شاہکار کی حیثیت رکھتا ہے جو کہ یونیسکو کی ایک رپورٹ کے مطابق دنیا بھر میں عربی ادب کی کتابوں میں سب سے زیادہ فروخت ہونے والا سفر نامہ ہے اور اس سفر نامے نے جدید سفر نامے کی سنگ بنیاد کا کام دیا ہے۔[32] انیس منصور کی زندگی ہی میں اس کے 30 سے زیادہ ایڈیشن فروخت ہو چکے ہیں۔

**انجان ممالک میں اجنبی (غریب فی بلاد غریبة)[33]:** یہ سفر نامہ دراصل ان 4 مختلف سفر ناموں کا مجموعہ ہے: جن میں سے اللہ کے تخلیق کردہ ممالک (بلاد الله خلق الله)[34]، ماسکو سے نیک خواہشات (أطیب تحیاتی من موسکو)[35]، وہ نامعلوم یمن (الیمن ذلك المجھول)[36] اور سفید جزائر میں چند دن (أیام فی الجزائر البیضاء)[37] شامل ہیں۔

**تاریخ کے عجیب ترین سفر نامے (أعجب الرحلات فی التاریخ)[38]:** انیس منصور کے خیالی سفر نامے کے میدان میں ایک بہترین اور اچھوتا تجربہ ہے، اس سفر نامے میں 52 عنوانات کے تحت 47 قدیم وجدید مختلف سفر ناموں کا جائزہ پیش کیا ہے۔

**دوم: علمی اور فکری خدمات**

انیس منصور کی علمی اور فکری کاوشوں کو درج ذیل اجزاء کی طرف تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

- فلسفیانہ کتب:

انیس منصور کو شروع ہی سے فلسفے سے کافی شغف رہا، فلسفے کی تعلیم آپ نے جامعہ ازہر سے حاصل کی۔ آپ وحدت الوجود کے قائل تھے، اس ضمن میں ان کی مندرجہ ذیل کتب مشہور ہیں۔

- الوجودية (وجودیہ)۔ [39]
- مذكرات شاب غاضب (غصیلے نوجوان کی یادیں)۔ [40]
- جسمك لا يكذب (آپ کا جسم جھوٹا نہیں)۔ [41]
- الذين هاجروا (وہ جنہوں نے سب کچھ چھوڑا)۔ [42]
- أظافرنا الصغيرة (ہمارے چھوٹے ناخن)۔ [43]
- عذاب كل يوم (ہر دن کا عذاب)۔ [44]
- كيمياء القصة (کہانی کی کیمسٹری)۔ [45]
- ألوان من الحب (محبت کے سو رنگ)۔ [46]

- **تنقیدی کتب:**

نقد و تنقید ایک باریک ڈوری ہوتی جس میں کسی بھی شخص، فن، ادب، تصنیف و تالیف کی اچھائیوں اور برائیوں کا جائزہ پیش کرنا مقصود ہوتا ہے، انیس منصور اگرچہ ایک بہترین نقاد تھے جو کہ ہر ادبی کام کی خوب چھان پھٹک کرتے تھے لیکن تنقید پر انکی مستقل تصنیفات موجود نہیں شاید کہ اسکی وجہ انکی صحافت کے ساتھ وابستگی اور دلی لگاؤ تھا بہر حال ان کا تنقیدی کام ان کی مختلف تالیفات میں منتشر اور پھیلا ہوا ہے، اس سلسلے میں ان کی مندرجہ ذیل کتابیں (يسقط الحائط الرابع = چوتھی چار دیواری گر رہی ہے) [47]، (أوراق على شجر = درخت پر پتے)، (وداعا أيها الملل = کاہلیو! خدا حافظ) [48]، (مع الآخرين = دوسروں کے ساتھ) [49] اور (كرسي على الشمال = شمال پر کرسی) [50] کافی مشہور ہوئی ہیں

- **سیاسی کتب:**

انیس منصور مصر کے سابق صدر انور سادات کے ساتھ بطور معاون خصوصی اور مشیر کے طور پر کافی عرصے تک فرائضِ منصبی سرانجام دیتے رہے، انیس منصور ملکی اور عالمی سیاست میں کافی دلچسپی لیتے تھے ان کا اعتقاد تھا کہ سیاست کے بارے میں تصنیفات و تالیفات کی عمر کم ہوتی ہے کیونکہ شب و روز کی گردش کی طرح ہر وقت سیاست میں اتار چڑھاؤ ہوتا رہتا ہے اور سیاست ہمیشہ مد و جذر کا شکار رہتی ہے لہذا اس نے سیاست کو ادبی تصنیفات کے سانچے میں ڈھال کر اسے دوام بخشنے اور اسکی عمر رفتہ میں اضافہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ (51) اپنے سفر ناموں میں بھی سیاسی حالات اور مختلف ممالک کے سیاسی رہنماؤں کے انٹرویو بھی ذکر کیے۔انہوں نے اسرائیل اور عرب دنیا کے تنازعے اور اسرائیل کی غاصبیت کے خلاف کافی کتب تحریر کیں ہیں، اور اخبارات میں کافی کالم لکھے۔ یہاں تک کہ اسرائیل کے خلاف ان کا نعرہ (اپنے دشمن کو پہچانو) کافی مشہور ہوا، اپنی سیاسی تصنیفات و تالیفات کے بارے میں وہ خود رقمطراز ہے کہ "میں سیاسی تصنیف و تالیف کی طرف لڑھک پڑا، میں اس پر نادم بھی نہیں ہوں لیکن اس نہج نے مجھے صحت افزاء ماحول سے دور کر دیا" (52)۔اس ضمن میں ان تین مشہور کتابیں درج ذیل ہیں۔

- الحائط والدموع (دیوار اور آنسو)۔ (53)
- الصابرا.. الجيل الجديد في إسرائيل (ہائے صابر۔۔۔اسرائیل میں نئی نسل)۔ (54)
- وجع في قلب إسرائيل (اسرائیل کے دل میں ٹھیس)۔ (55)

سیاست کے بارے میں اپنی تصنیفات و تالیفات، ملکی و غیر ملکی اور داخلی و خارجی سیاست پر گہری نگاہ کے باوجود کبھی بھی سیاست ان کا مطمع نظر نہ بن سکی بلکہ ان کو ادبی تصنیفات و تالیفات کے ساتھ جنون کی حد تک عشق تھا، اسی وجہ سے اپنی سیاسی تالیفات کو بھی انہوں نے ادبی سانچے میں ڈھال کر دوام بخشا اور مصری صحافت میں جدید طرزِ نگارش کو روشناس کرایا۔ (56)

- **علمی و تحقیقی کتب:**

انیس منصور اپنی فکر و نظر سے ہمیشہ نت نئی معلومات کو کھوجنے اور مجہولات کو تلاشنے میں کمربستہ رہے، انھوں نے اس حقیقت سے پردہ اٹھایا کہ ہم ہی وہ نسل ہے جو خلا اور دوسری دنیاؤں کی کھوج لگائی گی اور اس کائنات کے سربستہ

رازوں کو آشکارہ کرے گی، اس سلسلے میں اس نے علمی اور تحقیقی میدان میں مختلف کتب تحریر کیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

- الذين هبطوا من السماء (وہ جو آسمان سے اترے)۔ (57)
- الذين عادوا إلى السماء (وہ جو آسمان کی طرف لوٹے)۔ (58)
- لعنة الفراعنة (فراعنہ (فرعونوں) کی پھٹکار)۔ (59)

یہ تصنیفات مختلف قسم کے پوشیدہ رازوں کو آشکارہ کرتی ہیں اور بہتیری علمی پہلیوں کا حل پیش کرتی ہیں اور قاری کو جدید معلومات سے روشناس کراتی ہیں۔ ان تصنیفات میں اس نے اس دنیا سے ماوراء عالم کے بارے میں معلومات جمع کی ہے کہ کیا کسی دوسرے ستارے یا سیارے پر زندگی کا وجود ہے بھی کہ نہیں؟ کیا خلائی مخلوق ایک وہم و خیال اور اختراع ہے یا اس کا حقیقت کے ساتھ بھی کچھ تعلق ہے، کیا یہاں کے انسانوں کی طرح دوسری دنیا میں نامعلوم ہرے رنگ کے انسان پائے جاتے ہیں کہ نہیں؟۔

انیس منصور ایک ہمہ جہت شخصیت کے حامل ہیں ان کو کسی ایک جہت اور ادب کی کسی ایک صنف کے ساتھ مقید کرنا ظلم ہوگا بقول محمود تیمور: "اگر میں قلم پکڑ کر اپنے دوست انیس منصور کی تصویر کشی کرنا چاہوں اور ان کے ساتھ تشبیہ دینے کے لئے کسی کو ان کے ہم پلا تلاش کرنا چاہوں تو یہ میرے لئے آسان نہیں ہوگا اور میں نے یہ کوشش کی بھی ہے، لیکن میں کامیاب نہ ہوسکا۔"(60)، اسی طرح ان کے اسلوب نگارش اور زبان و بیان کی پر روشنی ڈالتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ: "ان کا اسلوب خود اپنا ذاتی ہے وہ اس میں کسی کی اتباع کے درپے نہیں ہوتے اور نہ ہی فصیح کلمات یا عامیانہ کلمات کا قصد و ارادہ کرتے ہیں بلکہ قاری کی دلچسپی کو مد نظر رکھتے ہوئے وہ اپنی تحریر کو مختلف رنگوں سے مزین کرتے ہیں۔"(61)، اسی طرح پروفیسر مامون غریب جنہوں نے انیس منصور کے حالات زندگی اور انکی ادبی و فنی کاوشوں کو سب سے پہلے کتابی شکل میں ڈھالا، انیس منصور کے بارے میں رقمطراز ہیں: انیس منصور کا اسلوبِ نگارش سب سے ممتاز ہے، آپ ان کو دسیوں لکھاریوں کے درمیان بآسانی پہچان سکتے ہیں، انکے جملے باترتیب اور عبارتیں جاذبِ نظر ہوتی ہیں، وہ کسی متعین جملے کو ترتیب دینے میں تصنع سے کام نہیں لیتے، بلکہ انکے جملے انکی سوچ و فکر کی مکمل ترجمانی کرتے ہیں۔ اگر یہ تعبیر درست ہو تو وہ سوچ و فکر کے موسیقار کہلوانے کے لائق ہیں۔ (62)

محمود فوزی کا شمار بھی ان جوہریوں میں ہوتا ہے جنہوں نے اس دُر نایاب کے بارے میں اپنا قلم اٹھایا، محمود فوزی بھی محمود تیمور کی طرح انیس منصور کی شخصیت اور فن سے متاثر اور انکی فلسفیانہ اور فکری سوچ اور ہمہ جہت شخصیت کے بارے میں تعجب کا شکار ہیں، کہ کس طرح ایک شخص اس قدر علوم و فنون پر کامل دسترس رکھ سکتا ہے۔(63)، انیس منصور کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ان کے مختلف ادبی اور فنیؒ پہلوؤں کے بارے میں ایم فل اور ڈاکٹریٹ کے بیس سے زیادہ مقالہ جات لکھے جا چکے ہیں۔

**خلاصہ کلام:** انیس منصور صرف ایک سفر نامہ نگار، ڈرامہ نگار، مترجم، کالم نگار، افسانہ نگار یا کسی علمی و ادبی شخصیت کا نام نہیں بلکہ وہ ایک ایسی انسائیکلوپیڈیا ہے جو کہ ہر طرح اور ہر جہت کی معلومات کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے، بقول ڈاکٹر طہٰ حسین(64): وہ مصر میں سب سے زیادہ مطالعہ کرنے والا شخص ہے اور اپنی معلومات کو ایک بہترین سانچے میں ڈھال کر قاری کے سامنے پیش کرنے والی شخصیت کا نام ہے۔(65)، اس نے تصنیفات و تالیف کے جس میدان میں بھی قدم رکھا یا جس علمی، فنی اور ادبی جہت کے بارے میں قلم اٹھایا تو اسے ثریا تک پہنچا کر دم لیا، ادبی و فنی اصناف میں اس کی جس تصنیف و تالیف کو اٹھایا جائے وہ اس میں یکتائے روزگار نظر آتا ہے۔ یہ وہ گوہر نایاب اور علمی و فنی دنیا کا وہ ماہتاب ہے جس نے مصری صحافت و کتابت کو اپنے وجود سے منور کر دیا اور ان میدانوں میں کام کرنے والا دورِ جدید کے صحافی و ادباء ان کے خوشہ چیں اور طفلِ مکتب معلوم ہوتے ہیں۔

---

## (References: حواشی)

(1) فوزی، محمود: القلق والاغتراب والقدرية، ثلاثية أنيس منصور، ص:20، سن اشاعت: جنوری-1986ء۔

*Fūzī, Maḥmūd: Al-qalaq Wāl Iġterāb Wāl Qadrīt, Tulāṯīt Anīs Manṣūr, P. 20.*

(2) غریب، مأمون: أنيس منصور حياته وأدبه، ص:15، اشاعت: 1- مکتبہ عصریہ—بیروت۔

منصور، انیس: ساعات بلا عقارب، ص:18، دار نھضۃ مصر للطباعۃ والنشر التوزیع- قاہرہ، اشاعت-2007ء۔

منصور، انیس: في صالون العقاد كانت لنا أيام، ص:54، دار الشروق- مصر، اشاعت: 3-1983ء۔

*Ġarīb, Mʾamūn: Anīs Manṣūr, Ḥīāth Ūʾadabuh: P. 15.*
*Manṣūr, Anīs: Sāʿāt Belā ʿqāreb, P. 18.*
*Manṣūr, Anīs: Fī Ṣālūn Al-ʿqād - Kānt Lnā Aīām, P. 54.*

(3) منصور، انیس: مواقف (کالموں کا مجموعہ)، ج:1، ص:460، مکتبہ مدبولی، اشاعت: 1، جنوری-1988ء،

منصور، انیس: عاشوا فی حیاتي، ص:8، المكتب المصرى الحديث- مصر.

*Manṣūr, Anīs: Mawāqef, P. 460.*
*Manṣūr, Anīs: Āšwā fī Ḥīātī, P. 8.*

(4) یعقوب، لوسی: أنيس منصور مفكرا وفيلسوفا، ص:87، الدار المصریہ اللبنانیہ، اشاعت: 1-1994ء بمطابق 1414ھ۔

*Īaʿqūb, Lūsī: Anīs Manṣūr Mufakerā Ūfīlsūfā, P. 87.*

(5) منصور، انیس: أنت فی الیابان وبلاد أخری(سفر نامہ جاپان)،ص:153،المکتب المصری الحدیث۔
*Manṣūr, Anīs: Anta Fī Al-Īābān Ūbelāden Uẖra, P. 153.*

(6) منصور، انیس: نجوم شارع الصحافة (صحافت کی شاہراہ کے تارے)،ص:90،اخبار الیوم- قاہرہ۔
*Manṣūr, Anīs: Nuǧūm Šār' Al-Ṣaḥāfaẗ, P. 90.*

(7) القلق والاغتراب والقدرية، ثلاثية أنيس منصور،ص:127–128.
*Al-qalaq Wāl Iġterāb Wāl Qadrīẗ, Tulāṯīẗ Anīs Manṣūr, P. 127-128.*

(8) ایضا:ص:11.

*Ibid, p. 11.*

(9) عاشوا فی حياتي،ص:13.

*Āšwā fī Ḥīātī, P. 13.*

(10) أنيس منصور حياته وأدبه،ص:59.

*Anīs Manṣūr, Ḥīāth Ū'adabuh, P. 59.*

(11) ایضا:ص:8۔

*Ibid, P. 8.*

(12) عبدالدائم،ڈاکٹر یحیی ابراھیم: الترجمة الذاتية في الأدب العربي الحديث، ،ص:27،داراحیاء التراث العربی،بیروت-1974ء.
*Abd Al-Dā'īm, Daktūr Īḥīa Ibrāhīm, Al-Tarǧamaẗ Al-Ḏātīaẗ Fī Al-'adab Al-'rabī Al-Ḥadīṯ, P: 27.*

(13) عباس محمود عقاد:(1889ء-1964ء)مصر کے مشہور ادیب مفکر شاعر اور کالم نگار تھے،انیس منصور ان سے بہت متاثر تھے یہاں تک کہ ان کے بارے میں کتاب بنام(في صالون العقاد –كانت لنا أيام،تالیف:انیس منصور،دارالشروق-مصر،سن اشاعت:1999ء۔) لکھی۔
*Manṣūr, Anīs: Fī Ṣālūn Al-'qād - Kānt Lnā Aīām.*

(14) منصور، انیس: البقية في حياتي،دارالشروق، قاھرۃ،ط:2،سن اشاعت:1413–1993ء.
*Manṣūr, Anīs: Al-Baqīẗ Fī Ḥīātī.*

(15) منصور، انیس: طلع البدر علينا،المکتب المصري الحدیث، قاہرہ،سن اشاعت:1975ء.
*Manṣūr, Anīs: Ṭal' Al-Badru 'līnā.*

(16) منصور، انیس: صندوقي الأسود،أخبار الیوم- قاہرہ،سن اشاعت:2011ء.
*Manṣūr, Anīs: Ṣandūqī Al-'asūd.*

(17) منصور، انیس: نحن أولاد الغجر،دارالنھضہ للطباعۃ والنشر والتوزیع، قاہرہ–سن اشاعت:2006ء.
*Manṣūr, Anīs: Naḥnu Aūlād Al-Ġaǧar.*

(18) دورینمارت،فریڈیش: هبط الملاك في بابل،ترجمہ:أنیس منصور،مراجعت:محمد عوض،؛کل صفحات:182،الدار المصریہ للتالیف والترجمہ–قاہرہ،سن اشاعت:1960ء.
*Dūrīnmārt, Frīdrīš: Habaṭa Al-Malāku Fī Bābel, Tarǧamaẗ Anīs Manṣūr.*

(19) دورینمارت،فریڈیش: رومولوس العظيم،ترجمہ:أنیس منصور، کل صفحات:182، الدار القومیہ للطباعہ والنشر–قاہرہ،1965ء.
*Dūrīnmārt, Frīdrīš: Rūmūlūs Al-'ẓīm, Tarǧamaẗ Anīs Manṣūr.*

(20) البرٹو موراویا:(28نومبر 1907ء–26ستمبر 1990ء)روم اٹلی میں پیدا ہوئے اور مختصر کہانیوں اور ناول سے شہرت حاصل کی۔ان کی مشہور کہانیوں میں سے(روم کی لڑکی)،(روم کی قصے)اور(دو عورتیں)شامل ہیں،مزید تفصیل کے لئے: (عاشوا في حياتي،ص/11).
*Āšwā fī Ḥīātī, P. 11.*

(21) القلق والاغتراب والقدرية، ثلاثية أنيس منصور،ص:105.

*Al-qalaq Wāl Iġterāb Wāl Qadrīt, Tulāṯīt Anīs Manṣūr, P.105.*

(22) منصور، انیس: هي وغيرها، کل صفحات:263،المکتب المصري الحديث–قاہرہ، سن اشاعت:1974ء.

*Manṣūr, Anīs: Hī Ūa ġīruhā.*

(23) منصور، انیس: بقايا كل شيء، کل صفحات:152، مکتبہ دار المعارف–قاہرہ، سن اشاعت:2007ء.

*Manṣūr, Anīs: Baqāīā Kulle Šī'.*

(24) منصور، انیس: عزيزي فلان وقصص أخرى، کل صفحات:235، دار النهضة للطباعة والنشر والتوزيع، قاہرہ، سن اشاعت:2006ء.

*Manṣūr, Anīs: 'zīzī Fulān Ūa Qeṣaṣ Uẖra.*

(25) محمد حسنین ہیکل: مصر کے ایک شاعر، ادیب اور سیاست دان تھے۔ محمد حسنین ہیکل کی پیدائش 20 اگست 1888ء بمطابق 12 ذوالحجہ 1305ھ میں حسنین الحضراء مصر میں جبکہ ان کی وفات سوموار 5 جمادی الاول 1376ھ بمطابق 8 دسمبر 1956ء میں ہوئی جب انکی عمر 68 سال تھی۔

*Muḥamad Ḥasanaīn Haīkal.*

(26) القلق والاغتراب والقدرية، ثلاثية أنيس منصور، ص:131.

*Al-qalaq Wāl Iġterāb Wāl Qadrīt, Tulāṯīt Anīs Manṣūr, P. 131.*

(27) أنيس منصور..حياته وأدبه، ص/119۔

*Anīs Manṣūr, Ḥīāth Ū'adabuh, P. 119.*

(28) أيضاً، ص/139۔

*Ibid, P. 139.*

(29) القلق والاغتراب والقدرية ثلاثية أنيس منصور، ص:140.

*Al-qalaq Wāl Iġterāb Wāl Qadrīt, Tulāṯīt Anīs Manṣūr, P. 140.*

(30) منصور، انیس: مواقف (کالموں کا مجموعہ)، مکتبہ مدبولي–قاہرہ، سن اشاعت: یکم جنوری–1988ء.

*Manṣūr, Anīs: Mawāqef.*

(31) منصور، انیس: حول العالم في ٢٠٠ يوم، شرکۃ نهضۃ مصر للطباعۃ والنشر والتوزیع، سن اشاعت: جنوری 2018ء۔

*Manṣūr, Anīs: Ḥūl Al-'ālm Fī 200 Īūm.*

(32) القلق والاغتراب والقدرية ثلاثية أنيس منصور، ص:62.

*Al-qalaq Wāl Iġterāb Wāl Qadrīt, Tulāṯīt Anīs Manṣūr, P. 62.*

(33) منصور، انیس: غريب في بلاد غريبة، دار الشروق- قاہرہ، سن اشاعت:1978ء.

*Manṣūr, Anīs: Ġarīb Fī Belāden Ġarībaẗ.*

(34) منصور، انیس: بلاد الله خلق الله، مؤسسہ أخبار الیوم- قاہرہ، سن اشاعت:2010ء.

*Manṣūr, Anīs: Belādu Al-Lah ẖalqu Al-Lah.*

(35) منصور، انیس: أطيب تحياتي من موسكو، شرکۃ نهضۃ للطباعۃ والنشر والتوزیع–قاہرہ، سن اشاعت:9، جنوری 2010ء۔

*Manṣūr, Anīs: aṭīb Taḥīātī Men Mūskū.*

(36) منصور، انیس: اليمن ذلك المجهول، کل صفحات:، الدار القومیہ للطباعہ والنشر–قاہرہ، سن اشاعت:1968ء۔

*Manṣūr, Anīs:* al-īmn ḏlk al-mğhūl.

(37) منصور، انیس: أيام في الجزائر البيضاء (غريب في بلاد غريبة)، شرکۃ نهضۃ للطباعۃ والنشر والتوزیع، سن اشاعت:9، جنوری 2010ء۔

*Manṣūr, Anīs: Aīām Fī Al Ğazā'ir Al-Bīḍā'.*

(38) منصور، انیس: أعجب الرحلات في التاريخ، مطابع الاهرام التجاریۃ قلیوب- مصر، اشاعت/13، 1995ء۔

*Manṣūr, Anīs: A'ğab Al-Raḥlāt Fī Al-Tārīẖ.*

(39) منصور، انیس: الوجودية، کل صفحات:165، دار الجمهوریہ للصحافہ–قاہرہ، سن اشاعت:1956ء.

*Manṣūr, Anīs: Al-ūǧūdīaẗ.*

(40) منصور، انیس: مذكرات شاب غاضب، كل صفحات: 272، دار الشروق- قاہرہ، سن اشاعت: 1993ء.

*Manṣūr, Anīs: Muḏakerāt Šāb Ġāḍeb.*

(41) منصور، انیس: جسمك لا يكذب، كل صفحات: 235، دار الشروق- قاہرہ، سن اشاعت: 1989ء.

*Manṣūr, Anīs: Ğesmuk Lā Īkḏeb.*

(42) منصور، انیس: الذين هاجروا، كل صفحات: 286، شركة نهضة للطباعة والنشر والتوزيع، سن اشاعت: 2006ء.

*Manṣūr, Anīs: Al-Ḏīna Hāǧrwā.*

(43) منصور، انیس: أظافرنا الصغيرة، كل صفحات: 101، دار الشروق— قاہرہ- بدون تاریخ۔

*Manṣūr, Anīs: Aẓāferunā Al-Ṣaġīraẗ.*

(44) منصور، انیس: عذاب كل يوم، كل صفحات: 161، دار التحریر للطبع والنشر— قاہرہ، سن اشاعت: 1959ء.

*Manṣūr, Anīs: ʿḏāb kulla īūm.*

(45) منصور، انیس: كيمياء القصة، كل صفحات: 207، دار الشروق- قاہرہ، سن اشاعت: 1994ء۔

*Manṣūr, Anīs: Kīmīāʾ Al-Qeṣaẗ.*

(46) منصور، انیس: ألوان من الحب، كل صفحات: 91، المكتب المصري الحديث- قاہرہ، سن اشاعت: 2001ء۔

*Manṣūr, Anīs: Al-Wānun Men Al-Ḥub.*

(47) منصور، انیس: يسقط الحائط الرابع، دار التحریر للطبع والنشر- قاہرہ، سن اشاعت: 1967ء۔

*Manṣūr, Anīs: Īsquṭ Al-Ḥāʾiṭ Al-Rābʿ.*

(48) منصور، انیس: وداعا أيها الملل، الدار القومیہ للطباعہ والنشر- قاہرہ، سن اشاعت: 1967ء۔

*Manṣūr, Anīs: Ūdāʿān Aīuhā Al-Malal.*

(49) منصور، انیس: مع الآخرين، المكتب المصري الحديث للطباعہ والنشر- قاہرہ، سن اشاعت: 1975ء۔

*Manṣūr, Anīs: Mʿ Al-ʾāẖarīn.*

(50) منصور، انیس: كرسي على الشمال، دار الشروق- قاہرہ، سن اشاعت: 1983ء۔

*Manṣūr, Anīs: Kursī ʿla Al-Šemāl.*

(51) القلق والاغتراب والقدرية ثلاثية أنيس منصور، ص: 167.

*Al-qalaq Wāl Iġterāb Wāl Qadrīẗ, Tulāṯīẗ Anīs Manṣūr, P.* 167.

(52) عاشوا في حياتي، ص: 13.

*Āšwā fī Ḥīātī, P. 13.*

(53) منصور، انیس: الحائط والدموع، دار الشروق- قاہرہ، سن اشاعت: 1972ء۔

*Manṣūr, Anīs: Al-Ḥāʾiṭ Wāldumūʿ.*

(54) والصابرا: الجيل الجديد في إسرائيل، المكتب المصري الحديث للطباعہ والنشر- قاہرہ، سن اشاعت: 1974ء۔

*Wālṣābrā: Al-Ğīl Al-Ğadīd Fī Isrāʾīl.*

(55) منصور، انیس: كرسي على الشمال، مكتبہ الزہراء للاعلام العربي - قاہرہ، سن اشاعت: 1986ء۔

*Manṣūr, Anīs: Kursī ʿla Al-Šemāl.*

(56) عاشوا فی حياتي، ص: 680.

*Āšwā fī Ḥīātī, P. 680.*

(57) منصور، انیس: الذين هبطوا من السماء، المكتب المصري الحديث- قاہرہ، سن اشاعت: 1983ء۔

*Manṣūr, Anīs: Al-Ḏīna Habṭu Men Al-Samāʾ.*

(58) منصور، انیس: الذين عادوا إلى السماء،دارالشروق- قاہرہ، سنِ اشاعت:1985ء۔
*Manṣūr, Anīs: Al-Ḏīna ʿādā Ila Al-Samāʾ.*

(59) منصور، انیس: لعنة الفراعنة (شيء وراء العقل)،دارالشروق- قاہرہ، سنِ اشاعت:1977ء۔
*Manṣūr, Anīs: Lʿnaẗ Al-Farāʿnaẗ Šaīʾ Warāʾa Al-ʿaql.*

(60) حول العالم في ٢٠٠ يوم (مقدمة طبع: ٩، محمود تيمور)، ص:27۔
*Ḥūl Al-ʿālm Fī 200 Īūm, P. 27.*

(61) ایضا، ص:30۔
*Ibid, P. 30.*

(62) أنيس منصور..حياته وأدبه، ص/54۔
*Anīs Manṣūr, Ḥīāth Ūʾadabuh, P. 54.*

(63) القلق والاغتراب والقدرية، ثلاثية أنيس منصور، ص:7–8۔
*Al-qalaq Wāl Iġterāb Wāl Qadrīẗ, Tulāṯīẗ Anīs Manṣūr, P. 7-8.*

(64) طہ حسین: (15 نومبر 1889ء–28 اکتوبر 1972ء) نابینا ہونے کے باوجود آپنے ادبی و علمی میدان میں کارہائے نمایاں سرانجام دیے، آپ ماہر لسانیات، مؤرخ، مترجم، مصنف، کالم نگار، سیاست دان اور پروفیسر تھے، عربی، فرانسیسی اور لاطینی زبانوں پر آپ کو مکمل عبور حاصل تھا۔ 83 سال زندگی کی بہاریں گزارنے کے بعد قاہرہ–مصر میں وفات پائی۔
*Ṭaha Ḥusaīn.*

(65) منصور، انیس: كتاب عن كتب (الغلاف الأخير: د. طه حسين)،دارالشروق- قاہرہ، سنِ اشاعت:1993ء۔
*Manṣūr, Anīs: Ketāb ʿn Kutub (Ālġelāfu Al-ʾaẖīr: D. Ṭaha Ḥusaīn).*